مستورات سے خطاب

از

سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

مستورات سے خطاب

(فرمودہ ۲۸- دسمبر ۱۹۲۴ء بر موقع جلسہ سالانہ)

حضور نے تشہد و تعوذ کے بعد سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی اور فرمایا-

میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے ہماری ہدایت کے لئے مسیح موعود کو بھیجا اور ہمیں اس کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی- ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ- [1] پھر میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے ہماری جماعت کے دلوں میں اس بات کا جوش اور تڑپ رکھ دی ہے کہ وہ اس پیغام کو پہنچائیں- اس زمانہ میں مسلمانوں کی جو حالت ہے اور جس حالت میں وہ مبتلاء ہو رہے ہیں اس کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ بہت بڑا معجزہ ہے کہ آپ کے طفیل عورتوں تک میں بھی یہ خواہش موجود ہے کہ اولاد ایسی ہو جو خادم دین ہو- وہ عورتیں جو پہلے اپنے وقت کو لڑائی جھگڑوں یا غیبت میں گنواتی تھیں اب حضرت مسیح موعود کو قبول کرکے دین کی خدمت میں صرف کرتی ہیں-

تاہم میں اس امر کے اظہار سے رُک نہیں سکتا کہ جہاں ہماری جماعت کے مردوں کے لئے دینی ترقی کے راستے طے کرنے باقی ہیں وہاں ہماری جماعت کی عورتوں کے لئے بھی بہت کچھ کرنا باقی ہے بلکہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ مردوں کی نسبت عورتوں میں ابھی دینی ترقی کی بہت زیادہ ضرورت ہے-

دینی اور دنیاوی حالت اور چیز ہے اور کام کرنے کی قابلیت اور چیز ہے- ایک ہیں کہ انہیں دل میں بہت جوش ہے مگر اس کے لئے سامان نہیں- یا تو سامان ہیں مگر طرز استعمال نہیں- مثلاً ایک آدمی بیمار ہے اور وہ چاہتا ہے کہ میں اچھا ہو جاؤں اور کونسا بیمار ہے جو یہ نہ چاہتا ہو کہ مجھے صحت حاصل ہو جائے مگر وہ جنگل میں جہاں کوئی معالج یا ڈاکٹر نہیں مل سکتا یا اگر حسن اتفاق سے مل

تو سکتا ہے لیکن اس کے پاس ڈاکٹر کو دینے کے لئے فیس نہ ہو۔ یا اگر فیس ہو بھی تو دوائی نہیں تو محض اچھا ہونے کی خواہش اور جوش سے وہ تندرست نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح بعض دفعہ انسان کے دل میں جوش تو ہوتا ہے لیکن اس کو سامان میسر نہیں آتے۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جوش بھی ہوتا ہے اور سامان بھی میسر آجاتے ہیں مگران سامانوں سے کام لینا نہیں آتا تو وہ جوش اور وہ سامان کسی کام نہیں آتے۔ تو ضرورت اس امر کی ہے کہ پہلے دل میں تڑپ ہو اور جوش ہو پھر سامان ہوں اور ان سامانوں کے استعمال کا علم ہو۔ یہی حالت ہماری عورتوں کی ہے۔

میں دیکھتا ہوں کہ ان کے دل میں دین کی تعلیم اور اسلام کے حاصل کرنے کی خواہش ہے۔ لیکن جب تک اس کے پورا کرنے کے سامان میسّر نہ ہوں تو کتنا ہی شوق اور جوش ہو کہ خدا کی راہ میں کام کریں لیکن اگر سامان ہی نہ ہوں نہ ان کے استعمال کا طریقہ آتا ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ عورتیں جماعت کا ایک ایسا حصہ ہیں کہ جب تک ان کی تعلیم و تربیت اس طرح نہ ہو بلکہ مردوں سے زیادہ نہ ہو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت کی ترقی اور تربیت میں بڑی سخت روک رہے گی۔ ان کی مثال اس ہیرے والے کی ہوگی جو ہیرا رکھتا ہو مگر اس کے استعمال سے بے خبر ہو۔ وہ اسے ایک گولی سمجھ کر پھینک دیتا ہے۔

مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ میں بمبئی گیا ان دنوں وہاں ایک شخص پر مقدمہ چل رہا تھا کہ اس نے چوری کے ہیرے خریدے ہیں۔ بات یہ تھی کہ ایک جوہری جا رہا تھا جاتے ہوئے اس کے ہیروں کی پڑیا گر گئی جو ایک لڑکے کے ہاتھ آئی۔ پندرہ سولہ ہیرے تھے اس نے سمجھا کہ شیشہ کی گولیاں ہیں حالانکہ وہ کئی لاکھ کے ہیرے تھے۔ ایک شخص نے دیکھا کہ ہیرے ہیں اس نے پیسہ کے چار چار خرید لئے۔ ان بچوں کو معلوم نہ تھا کہ کیا چیز ہے اور ان کا استعمال کیا ہے۔ اسی طرح ہمارے ہاتھ میں کیسی ہی قیمتی چیز ہو اگر ہمیں علم نہیں یا اس کا استعمال نہیں جانتے تو اس کی گویا کچھ بھی قیمت نہ ہوگی۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہماری عورتوں کے دل میں جوش ہے' ان کو خدا سے ملنے کی تڑپ ہے' خدا کی راہ میں کام کرنے کے لئے بے قرار ہیں مگر ہم ان کے لئے اب تک کوئی سامان نہیں کر سکے۔

یورپ میں مَیں نے دیکھا ہے کہ عورتیں مقابلہ علم کے لحاظ سے یہاں کی عورتوں سے جانور اور آدمی کا مقابلہ ہے۔ وہاں ہر ایک عورت تعلیم یافتہ ہے۔ کوئی عورت ایسی نہ ہوگی جو تعلیم یافتہ

نہ ہو- اور کوئی عورت اس قسم کی نہیں مل سکتی جو اس بات کو سمجھتی نہ ہو کہ تعلیم کی کیا قدر ہوتی ہے اور اس کی قوم کو کس طرح فائدہ اٹھانا چاہئے وہاں میں نے دیکھا ہے کہ عورتیں مردوں کی طرح میدان عمل میں نکلتی ہیں- وہ ویسی ہی تقریریں کرتی ہیں جیسی مرد تقریر کرتے ہیں- وہ اسی طرح مختلف قسم کی سوسائٹیوں میں شریک ہوتی ہیں جیسے مردان کے ممبر ہوتے ہیں- اور وہ تمام معاملات میں مردوں کی طرح اس سوسائٹی میں دخل دیتی ہیں- ملکی معاملات اور حکومت کے کام میں بھی اسی طرح دخیل ہیں جس طرح مرد- پارلیمنٹ کی ممبر بنتی ہیں- مردوں کی طرح معقولیت سے پارلیمنٹ کے کاموں میں حصہ لیتی ہیں- یورپ میں کوئی میدان نہیں جہاں مرد جاویں اور عورتیں نہ جاویں- وہاں عورتیں مردوں سے لڑتی ہیں کہ ہمیں کیوں کام پر نہیں جانے دیتے اور مطالبہ کرتی ہیں اور اپنے مطالبات میں کامیاب ہو جاتی ہیں- انسانیت کے لحاظ سے مرد و عورت دونوں برابر ہیں- خدا نے جیسی دو آنکھیں دو کان زبان ناک وغیرہ اعضاء برابر بنائے- دل دونوں میں ہے ہاتھ پاؤں دونوں کے ہیں اپنے علم کے مطابق جو مرد کر سکتا ہے عورت بھی کر سکتی ہے- بے شک بعض کام ہیں جو عورتیں نہیں کر سکتیں جیسے جنگ کا کام- مگر پھر بھی بہت سی عورتیں ملتی ہیں جنہوں نے میدان جنگ میں اپنی قابلیت کے جوہر دکھلائے- ایک موقع پر ابو سفیان کی بیوی نے اسلام کی وہ خدمت کی جو مرد نہیں کر سکتے تھے- عیسائیوں کی فوج دس لاکھ تھی اور مسلمان مرد ساٹھ ہزار تھے- کافروں نے ایسا حملہ کیا کہ مسلمان بھاگنے لگے- اسلامی لشکر عرب سے دور تھا اور انہیں بہت خطرہ ہو گیا جب یہ لشکر بھاگتا ہوا عورتوں کے خیمہ کے پاس پہنچا تو ہندہ نے جس نے کفر کے زمانہ میں حضرت حمزہؓ کی لاش کے ناک کان کٹوا دیئے تھے اپنے خیمہ کی چوبیں اٹھالیں اور عورتوں سے کہا کہ تم میں سے ہر ایک اپنے اپنے باپ بھائی وغیرہ کو روکے کہ وہ یہاں نہ آئیں واپس جا کر لڑیں- ابو سفیان خود بھی آرہے تھے اس لئے ہندہ نے ابو سفیان کے گھوڑے کو ڈنڈے مار کر پیچھے پھیر دیا اور کہا کہ اگر اس طرح بھاگ کر آؤ گے تو اپنے ہاتھ سے قتل کر دوں گی- نتیجہ یہ ہؤا کہ مسلمانوں کا لشکر جو بے دل ہو کر واپس آرہا تھا پھر پیچھے مڑا اور دس لاکھ کو شکست فاش دی- وہ فتح محض عورتوں کی بہادری کا نتیجہ تھی-

میں یہ کہہ رہا تھا کہ یورپ میں عورتیں مردوں سے ہمیشہ مطالبہ کرتی رہتی ہیں کہ ہمیں کام کیوں نہیں کرنے دیتے- جس کانفرنس میں میں گیا تھا اس کی سیکرٹری ایک عورت تھی محنت سے سب کام کرتی- میں نے وہاں کے حالات کا مطالعہ کر کے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ ہمارے ملک کے

مردوں کے دماغ وہاں کے مردوں سے اچھے ہیں اور عورتوں کے دماغ بھی وہاں کی عورتوں سے اچھے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ جو بات ہمارے یہاں کی ان پڑھ زمیندار آسانی سے سمجھ سکتی ہیں وہاں کے تعلیم یافتہ مردوں کو سمجھنے میں دقّت ہوتی ہے۔

دماغی حیثیت سے ہمارے دماغ اچھے ہیں ایسا ہی عورتوں کے دماغوں کی حالت ہے۔ پس اس افسوس کے بعد کہ ہماری عورتوں کی تعلیم و تربیت کے انتظام میں بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے میں اپنی جماعت کی عورتوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی کمزوریوں کے خیال کو چھوڑ کر دینی اور دنیاوی تعلیم میں کوشش کریں۔ وہ یاد رکھیں کہ محض جوش کام نہیں آتے جب تک اس کے ساتھ علم و ہنر نہ ہو۔ میں جانتا ہوں کہ تم سے بہتوں کے دل میں جوش ہے کہ وہ خدمت دین کریں۔ مگر یہ جوش اس وقت کام آئے گا جب تعلیم و تربیت کے ساتھ ہو۔ اگر تعلیم و تربیت نہ ہو تو کوئی نتیجہ پیدا نہ ہو گا۔ پس اگر تم چاہتی ہو کہ کوئی کام کریں تو علم حاصل کرو اور سیکھنے کی کوشش کرو۔ علم تمہیں وہ قابلیت عطا کرے گا جو تم کام کرنے کے طریق سے واقف ہو جاؤ گی۔

(الفضل ۵۔ فروری ۱۹۲۵ء)

---

۱ الجمعة : ۵